امانت رکھوانے والا قرض دینے کا کہہ کر فوت ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

ریفرینس نمبر:IEC-654 تاریخ:15-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے ایک دوست نے کچھ دنوں کے لیے میرے پاس بطورِ امانت 1 لاکھ روپے رکھوائے تھے۔ بعد میں اس نے کہا کہ "میرا ایک دوست فلاں علاقے میں رہتا ہے، تم ان ایک لاکھ روپے میں سے 20 ہزار روپے بطورِ قرض اسے دے دینا۔" میں نے ابھی وہ 20 ہزار روپے اس کے دوست کو نہیں دیے تھے کہ میرا وہ دوست انتقال کر گیا جس کی رقم میرے پاس امانتاً رکھی تھی۔ اب شرعی طور پر میری کیا ذمہ داری ہے؟ کیا میں 20 ہزار روپے اس کے دوست کو قرض دوں یا مکمل 1 لاکھ روپے اس کے وارثوں کے حوالے کر دوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

<u>پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ آپ وہ مکمل ایک لاکھ روپے اپنے مرحوم دوست کے ورثاء کے حوالے کر دیں۔</u>

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ قرض دینے کا وکیل بنانا شرعاً جائز ہے، جبکہ صورتِ مسئولہ میں آپ کے مرحوم دوست نے آپ کو ایک لاکھ روپے میں سے 20 ہزار روپے قرض دینے کا وکیل بنایا تو یہ وکالت درست تھی، مگر آپ کے قرض دینے سے پہلے ہی چونکہ آپ کے دوست کا انتقال ہو گیا تو یہ وکالت ختم ہو گئی، کیونکہ مؤکل یا وکیل میں سے کسی ایک کا بھی انتقال ہو جائے تو وکالت ختم ہو جاتی ہے اور ملکیت اصل مالک سے اُس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں آپ کا بالغ ورثاء کی اجازت کے بغیر خود سے وہ رقم قرض میں دے دینا

جائز نہیں۔ یونہی فقہائے کرام نے اس بات کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ امانت رکھوانے والے کا انتقال ہو جائے، تو وہ رقم اُس کے ورثاء کو لوٹائی جائے گی بشرطیکہ وہ رقم دَین میں مستغرق نہ ہو۔ اس پوری تفصیل سے واضح ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں آپ کو وہ مکمل رقم دوست کے ورثاء کے حوالے کرنا ہوگی۔

قرض دینے کا وکیل بنانے کے متعلق علامہ شامی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”نعم وصح التوكيل بالاقراض لا بالاستقراض“ یعنی جی ہاں! قرض دینے کا وکیل بنانا صحیح ہے، قرض لینے کا وکیل بنانا صحیح نہیں۔

(العقود الدریہ فی تنقیح فتاوی حامدیہ، ج01، ص343، دار المعرفہ، بیروت)

موکل یا وکیل دونوں میں سے کسی کے انتقال کر جانے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ھدایہ، فتاوی قاضی خان، شرح مختصر الطحاوی وغیرہ کتب میں ہے ” واللفظ للاخر“: ”موت الموكل يخرج الوكيل من الوكالة، علم بذلك الوكيل، أو لم يعلم لأن الملك قد انتقل عن الموكل، فبطل أمره من جهة الحكم“ یعنی: موکل کی موت سے وکیل وکالت سے خارج ہو جاتا ہے، خواہ وکیل کو اس کی موت کا علم ہو یا نہ ہو، کیونکہ موت کے بعد موکل کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا اس نے جتنے حکم صادر کیے تھے وہ سب باطل ہو گئے۔

(شرح مختصر الطحاوی للجصاص، ج03، ص276، مطبوعہ، دار البشائر الاسلامیہ)

مبسوط للسرخسی میں ہے: ”موت الموكل يوجب عزل الوكيل حكما لتحول ملكه إلى وارثه“ یعنی: موکل کی موت وکیل کو وکالت سے حکماً معزول کر دیتی ہے کیونکہ اس کی ملکیت اس کے وارث کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

(مبسوط للسرخسی، ج11، ص213، دار المعرفۃ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”دونوں میں سے کوئی مر گیا یا اُس کو جنون مطبق ہو گیا وکالت باطل ہو گئی۔“

(بہار شریعت، ج02، ص1012، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امانت رکھوانے والے کا انتقال ہو گیا تو وہ امانت ورثاء کو لوٹانا ہو گی۔ جیسا کہ مبسوط للسرخسی میں ہے: "اذا مات رب الوديعة فالوارث خصم في طلب الوديعة؛ لأنه خليفة المورث، قائم مقامه بعد موته" یعنی: جب امانت کے مالک کا انتقال ہو جائے، تو اس امانت کی واپسی کا مطالبہ کرنے میں وارث خصم ہو گا، کیونکہ وارث میت کا نائب اور اس کی وفات کے بعد اس کا قائم مقام ہے۔

(مبسوط للسرخسی، ج11، ص131/130، دار المعرفة، بیروت)

مجمع الضمانات میں ہے: "لو غاب رب الوديعة ولا يدرى أحي هو أم ميت يمسكها أبدا حتى يعلم موته فإن مات إن لم يكن عليه دين مستغرق يردها على الورثة" یعنی: اگر ودیعت کا مالک غائب ہو جائے اور اس کی زندگی یا موت کا علم نہ ہو تو مودَع ودیعت کو اپنے پاس اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک اس کی موت کا علم نہ ہو جائے۔ پھر جب وہ مر جائے اور اس پر کوئی دَین مستغرق بھی نہ ہو تو مودَع ودیعت اس کے ورثاء کو لوٹا دے گا۔

(مجمع الضمانات، ص82، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

بہارِ شریعت میں ہے: "ودیعت رکھنے والا مر گیا اور اُس پر دَین مستغرق نہ ہو تو ودیعت ورثہ کو دیدے۔"

(بہار شریعت، ج03، ص38، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

19 محرم الحرام 1447ھ/15 جولائی 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com